

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ عموماً لوگ سرکاری ملازمین کے "جی پی فنڈ" سے سود کی رقم کے مصرف کا پوچھتے رہتے ہیں اور مناسب جواب سے مستفید ہوتے ہیں سرکاری جی پی فنڈ کے سلسلے میں ممکن ہے کہ قوانین پوری طرح یاد نہ ہوں تو عرض ہے کہ ہماری حکومت ملازمین کی تنخواہ میں سے چند فی صد کے حساب سے جی پی فنڈ جبراً کاٹتی ہے اور اس پر سود بھی دیتی ہے مگر سود جبراً نہیں جو ملازم سود نہ لینا چاہے درخواست دے کر بغیر سود کے اپنا حساب رکھوا سکتا ہے اور اگر پہلے سود کچھ عرصہ لگتا رہا ہو تو وہ جب چاہے پچھلا سارے کا سارا سود اپنے جمع شدہ جی پی فنڈ سے منہا کروا سکتا ہے اور آئندہ بغیر سود کے جمع ہوتا رہتا ہے اسی لیے جی پی فنڈ کی رقم میں سے ملازم بطور قرض بھی رقم لے سکتا ہے اور وہ رقم ماہانہ اقساط میں اس کی تنخواہ سے کٹ کر ملازم کے ہی اکاؤنٹ میں جمع ہوتی رہتی ہے اور جس کا فنڈ سود کے ساتھ جمع ہو رہا ہو اس کو منہ کرہ قرض پر بھی سود لگا کر اسی کے کھاتے میں جمع ہو جاتا ہے اور جس کا فنڈ بغیر سود کے جمع ہو رہا ہو اس قرض پر سود نہیں لگایا جاتا ملازمت کے آخری لمحات میں جب کہ جی پی فنڈ کی رقم فائنل وصول کرنی ہو تو بھی وہ درخواست دے کر سود کی رقم منہا کروا سکتا ہے وہ کاغذات میں ہی حکومت کے کھاتے میں چلی جائے گی کوئی اہل کار اس سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

اب قرآن میں تو صاف طور پر سود کی رقم چھوڑ دینے کا حکم ہے ظاہر ہے کہ سود کی رقم اسی کے پاس جائے گی یا رہے گی جس سے رقم لی ہو کہ سودی رقم کا وصول کرنا حرام ہے اس لیے اسے وصول کر کے خواہ مخواہ ذمہ داری (خرچ کرنے کی) کیوں لی جائے حرمت تو وصولی کی ہے کہ جس ادارے سے جی پی فنڈ کی رقم وصول رہا ہے اگر اسی کو رقم چھوڑ سکتا یا واپس کر سکتا ہے تو پھر دانستہ وصول کر کے قصور وار تصور ہوگا ہاں البتہ نادانستہ یا کم علمی کی وجہ سے سودی رقم وصول ہو چکی ہو تو پھر اس کا حل وہی ہونا چاہیے جیسا کہ آپ نے مشورہ دیا معذرت خواہ ہوں صرف "جی پی فنڈ" کی قانونی حیثیت کی یاد دہانی کے لیے سبب خراشی کی جرات کی۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

محترم ڈاکٹر صاحب! عرض ہے کہ میری معلومات کے مطابق جس رقم پر حکومتی کھاتے میں سود لگ جائے اس کا اندراج باقاعدہ کھاتے میں ہونا رہتا ہے کوئی وصول کرے یا نہ کرے بعض دفعہ ذمہ وار حضرات یہی ظاہر کرتے ہیں کہ ہم نے سود نہیں لگایا حالانکہ سود ساتھ لگا ہوتا ہے جس کا مالک بننے کے لیے کوئی بھی تیار نہیں تھی پھر یہ سود لوٹ کر حکومت کے خزانے میں جمع ہو جاتا ہے جس کا جواز حکومت کے لیے بھی کسی صورت نہیں ہاں صورت حکومت دہرے جرم کا ارتکاب کرتی ہے ایک اصل رقم پر سود لگانا اور پھر وہ کسی حیلے بہانے سے قوم کے پیسے میں ڈالنا یہ شدید ترین جرم ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ حرام رقم کے ذریعے حکومت حرام در حرام کھاتے بلکہ ایسے ہی ہے تو پھر کیا اس سے بہتر یہ نہیں کہ حرام کی رقم وصول کر کے اسے دی جائے جس نے سود کا پسہ دینا ہو اس ظلم کی چٹی ہے تاکہ حرام سے جان بچھڑا سکے لیکن عملاً رضا و رغبت کے ساتھ سودی پیسے کے حصول کی سعی کرنا واقعتاً جرم ہے بلاشبہ اس سے احتراز ضروری ہے جبکہ جی پی فنڈ کی رقم اس کے دائرہ اختیار سے خارج ہے اس وقت صرف اس کے مصرف کی نشاندہی کرنا مقصود ہے۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج 1 ص 685

محدث فتویٰ